مُجْتَمَعُ الْعِلْمِ

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيمِ الْحَكِيمِ، رَفَعَ مَنْزِلَةَ الْمُعَلِّمِينَ وَالْمُتَعَلِّمِينَ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَقُّ الْمُبِينُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا رَسُولُهُ الْأَمِينُ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ. **أَمَّا بَعْدُ:** فَأُوصِيكُمْ **عِبَادَ اللَّهِ** وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، فَهِيَ مِفْتَاحُ الْعِلْمِ، وَسَبِيلُ الْفَهْمِ، قَالَ تَعَالَى: ﴿**وَاتَّقُوا اللَّهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ**﴾.

عزیزانِ محترم، اَصحابِ اِیمان! اللہ تبارک وتعالیٰ نے مُعلِّمِ اَعظم، سَیِّدُ المُعلِّمین، خاتَمُ المُرسَلین، صلی اللہ علیہ وسلم کے قلبِ اَطہر پر سب سے پہلے نازل ہونے والی آیات میں ارشاد فرمایا: ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ﴾، "اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے سب کو پیدا کیا، انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا، پڑھیے اور آپ کا رب سب سے بڑھ کر کرم والا ہے، جس نے قلم سے سکھایا، انسان کو سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا".

یہ پانچ آیات ایک روشن و تابناک دور کے آغاز کا اعلان کرتی ہیں؛ جو علم و معرفت کی بنیادوں پر کھڑا ہو، تاکہ معاشرے کا ہر فرد اپنی اپنی جگہ اور مقام سے تہذیب و تمدُّن

کی عمارت کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کر سکے، یہ ایک عظیم ذمہ داری ہے، ایک بُلند مَنصَب ہے، یہ انبیاء کی میراث ہے، جس کے وارث علماء اور مُعَلِّمین ہیں، اساتذہ اور مدرّسین ہیں، جو فکر و تربیت کے مراکز میں باشعور و بیدار نسلوں کی آبیاری کرتے ہیں، جہاں عقل و فکر کو سنوارا جاتا ہے، نُفُوسِ اِنسانی کو نکِھارا جاتا ہے، صلاحیتوں کو پروان چڑھایا جاتا ہے، اور مہارتوں کو صَیقَل کِیا اور چمکایا جاتا ہے، یہاں تک کہ ہمارا معاشرہ علم و معرفت سے آراستہ ایسے معاشرے کی شکل اختیار کر جاتا ہے، جو حال و مستقبل میں عظیم کارنامے رقم کرنے کا اہل ہو، ارشادِ ربانی ہے: ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾، "کہہ دو کیا علم والے اور بے علم برابر ہو سکتے ہیں".

جی ہاں، میرے بھائیو! علم دلوں کی روشنی اور اَذہان کی پاکیزگی کا نام ہے، اُسکا حصول جُہدِ مُسلسل میں ہے، اور اُسے پھیلانا جُود و عَطا میں سے ہے، علم معاشروں کے لیے روشنی و اُجالا ہے، اور ترقی و برتری حاصل کرنے کا زینہ ہے.

اور یہ اللہ رب العزت کا ہم پر فضل و کرم ہے کہ اُس نے ہمیں اِس دور میں علوم و معارف کا ایک مکمل نظام عطا فرمایا ہے، اور تیز ترین ترقی کے ایسے دروازے ہم پر

کھول دیے ہیں؛ جنکی وجہ سے اب علم کا حصول محض ایک اختیاری چیز باقی نہیں رہ گیا، بلکہ علم کا حصول اب ناگُزیر صورت اختیار کر چکا ہے، چنانچہ اَب استعداد و اہلیت کی بنیاد پر زِمام قیادت اُسی کے ہاتھ ہوگی جو اپنی علمی صلاحیتوں میں کمال پیدا کرے گا، اور اب علوم و فنون میں سبقت حاصل کر لینا ہی قوت، عزت اور ترقی کا راستہ ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ﴾. "تم میں سے اللہ ایمان داروں کے اور اُن کے دیا گیا ہے درجے بلند کرے گا".

اللہ کے بندو! علم و معرفت سے آراستہ معاشرہ وہ معاشرہ ہے؛ جہاں سب کردار باہم مربوط و یکجان

ہو کر چلتے ہیں، جہاں سب کی کوششیں یکساں و متحد ہو کر نتیجہ خیز ثابت ہوتی ہیں، چُنانچہ اُستاد راہنمائی کرتا ہے، طالبِ علم محنت و کوشش کرتا ہے، اور اہلِ خانہ تعاون فراہم کرتے ہیں.

لہٰذا اے اُستادِ ذی وقار! جب آپ اَپنے طلبہ کے سامنے موجود ہوں تو رب تعالیٰ کے اس فرمان کو اپنے ملحوظِ خاطر رکھیے: ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا﴾، "بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں امانت والوں کو پہنچادو".

چُنانچہ یہ طالب علم آپکے ہاتھوں میں ایک امانت ہے؛ آپکی ذمہ داری ہے کہ اُس کے ذہن کو گمراہی سے بچائیں، آپکا فرض ہے کہ اُس کے اَقدار و اَخلاقیات کو بگاڑ سے محفوظ رکھیں، آپکے سر یہ امانت ہے کہ اُس کے ذہنی و فکری اعتقاد کو درست راہ پر گامزن کریں، اور آپکا یہ بھی فرض ہے کہ اُسکی فطرتِ سلیمہ کو بے راہ رَوی سے بچانے کی کوشش کریں، کیونکہ یہ امانت ہے، اور کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ کیسی عظیم امانت ہے؟

تو سُنیے! یہ علم و اَخلاق کے بیج بونے کی امانت ہے، یہ تعمیرِ وطن کی اَمانت ہے؛ اس لیے جَنابِ مُعَلِّم! اپنے مضمون میں خوب مہارت حاصل کیجیے، اپنے سبق کی بہترین تیاری کرکے جائیے، جدید وسائل کو برُوئے کار لائیے، اپنے درسی اُسلوب میں تنوُّع پیدا کیجیے، اور اپنے عملِ تدریس کو خُوب پُختگی و دِلجمعی کے ساتھ اَدا کیجیے؛ کیونکہ ہمارے نبیِ کریم، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: «إِنَّ

اللَّهَ يُحِبُّ إِذَا عَمِلَ أَحَدُكُمْ عَمَلًا أَنْ يُتْقِنَهُ». "بے شک اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ جب تم میں سے کوئی آدمی عمل کرے تو وہ اُسے مضبوطی کے ساتھ سَر انجام دے".

محترم اساتذہ کرام! اپنے طلبہ کو اپنے کردار و عمل کے ذریعے درس دیں، اُنکے لیے اَچھے اَخلاق واَطوار کا نمونہ و مثال بنیے، کیونکہ عَمَلی درس ہزار زَبانی نصائح سے بہتر ہے، اور عَمَلی کردار محض لِسانی قیل و قال سے زیادہ سچا و سبق آموز ہے.

علاوہ اَزیں اپنے اسٹوڈنٹس میں علمی بحث و تحقیق کی روح بیدار کیجیے، اُنکے علمی سوالات کرنے اور نِت نئے علوم کو جاننے و سمجھنے کے جذبے کو اُبھاریے، اُنکے اندر کامیابیوں اور اُمنگوں کا چراغ روشن کیے رَکھیے، اُنکے حصولِ علم کی آتشِ شوق کو مزید جِلا بخشیے؛ تاکہ وہ مُثبَت تنقیدی صلاحیت سے آراستہ ہو کر مضبوط علمی شخصیت کے طور پر اُبھر سکیں.

اور اے حضراتِ والدین! درسی سال کی آمد کا استقبال اپنے بچوں کی صلاح و فلاح کی دعاء ساتھ کیجیے، اور کہیے: ﴿وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي﴾، "

اور اے میرے رب! میرے لیے میری اولاد میں اصلاح کر". اِس لیے کہ آپکی دُعاء اُنکے لیے بند راستے کھولنے کا سبب بنتی ہے، اُنکی مشکلات کو آسانیوں سے بدلنے کی صلاحیت رکھتی ہے، کیونکہ والدین کی دعائیں ربّ رحمان کے قریب مقبول و مستجاب ہوتی ہیں.

مزید برآں، اپنے بچوں کے لیے اُنکی پڑھائی میں معاون و مددگار بنیے، اُنکی تعلیمی پیشرفت کی نگرانی کیجیے، اُنکے اسکولوں سے رابطے میں رَہیے، تاکہ وہ اپنے اہداف و مقاصد حاصل کرنے میں کامیاب رَہیں ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ فَاسْتَغْفِرُوهُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.

أَمَّا بَعْدُ: **عزیزانِ مَن، اَصحابِ ایمان!** یقیناً طالب علم ہی پورے نظامِ تعلیم کا محور و مرکز ہے؛ وہی اَصل ہَدَف و مقصود ہے، اُسی سے مستقبل کی امیدیں وابَستہ ہیں، اُسی کے لیے اسکول وجامعات بنائے گئے ہیں، اُسی کے لیے بہترین مُعلّمین و مُعَلِّمات تعینات کیے گئے ہیں، لہذا اے طالبِ فہیم، ہر صبح جب اسکول جاؤ تو یہ بات اپنے پیشِ نظر رکھو؛ کہ آپکے سامنے ایک عظیم و سنہری موقع ہے، تاکہ آپ کوئی نئ چیز سیکھ سکو، کوئی نیا علمی کارنامہ اَنجام دے سکو، یہ یاد رکھو! کہ یہ آپکی عقل و فکر کو ترقی، اور آپکے عزائم و اِرادوں کو بلندیوں تک لے جانے کا سنہری موقع ہے، جو ہر دن آپکو اپنی منزل و اَہداف سے قریب کرتا ہے، اور اپنے اندر یہ شعور بیدار رکھو کہ آپ جنت کے راستوں میں سے ایک راستے پر گامزن ہو، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے مصداق ہونے کی وجہ سے: «مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا؛ سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ، رِضًا بِمَا يَصْنَعُ». "جو شخص علم کی تلاش میں کسی راہ پر چل

پڑے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کی راہ آسان فرما دیتا ہے، اور بلاشبہ فرشتے طالب علم کے عمل سے خوش ہوکراس کے لیے اپنے پر بچھا دیتے ہیں".

توجب آپ نے یہ نیت کرلی تواَب آپکو اپنے ہر قدم پر اَجر و ثواب ملے گا، پھر آپ تمام اَنواعِ عُلوم میں سے جو کُچھ بھی سیکھو گے، چاہے وہ انسانی علوم ہوں یا پھر کائناتی علوم، وہ آپکے لئے باعثِ خیر وبرکت ہونگے.

اسی طرح علمی دیانتداری اور ہوشیاری و ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے مصنوعی ذہانت یعنی (artificial Intelligence) کے استعمال کو اَپناؤ، اور اُس سے حاصل شدہ معلومات سے بھرپور استفادہ حاصل کرو، گھر اور اسکول میں، اساتذہ اور ساتھیوں کے ساتھ اعلیٰ اَخلاق وکردار کا مظاہرہ کرکے قابلِ تقلید مثال بنو، اسکول کے قوانین پر عمل پیرا رہو، اپنے وطن کی شناخت پر فخر محسوس کرو، اپنی عربی زبان کو باعثِ عزت واعزاز سمجھو، اور اپنے معاشرے کے اَعلی اَقدار سے جُڑے رہو.

اور اے حضراتِ مُدیران و منتظمین! جونسلِ نو کو تعلیمی کامیابی سے ہمکنار کرنے والے ہیں، سُنیے! وطنِ عزیز نے جو جامع تعلیمی ماحول، جدید ترین تکنیکی ذرائع اور اَعلیٰ ترین تعلیمی وسائل ہمیں فراہم کررکھے ہیں، اِنہیں بھرپور صلاحیت اور خُلوص کے

ساتھ برُوئے کار لائیے؛ تاکہ علماء و مفکرین، ماہرین و مُوجدین کی ایک ایسی نسل تیار ہو سکے جو اپنے وطن کی تعمیر اور معاشرے کی ترقی میں بھرپور کردار ادا کر سکے۔

هَذَا وَصلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا بِكَ مُؤْمِنِينَ، وَلَكَ عَابِدِينَ، وَلِلْعِلْمِ النَّافِعِ طَالِبِينَ، وَفِي رُقِيِّ مُجْتَمَعِنَا مُسْهِمِينَ، وَبِوَالِدِينَا بَارِّينَ، وَارْحَمْهُمْ كَمَا رَبَّوْنَا صِغَارًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَّ احْفَظْ دَوْلَةَ الْإِمَارَاتِ بِحِفْظِكَ، وَتَوَلَّهَا بِرِعَايَتِكَ، وَحُطْهَا بِعِنَايَتِكَ، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ احْفَظْ بِحِفْظِكَ الشّيخ محمد بن زايد رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، وَأَدِمْ عَلَيْهِ لِبَاسَ السَّدَادِ وَالْحِكْمَةِ، وَوَفِّقْهُ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشّيخ زَايِد، وَالشّيخ رَاشِد، وَسَائِرَ شُيُوخِ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.